عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل

1- تعارف

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف دینِ اسلام ہے اس دینِ حنیف کے پیروکار کلمہ گو مسلمان دنیا کے 57 قدرتی وسائل سے مالا مال مسلم ممالک کے دائروں میں سموئے ہوئے کلمہ گو مسلمان اس دنیا پر امتِ مسلمہ کا وجود قائم رکھے ہوئے ہیں، پر افسوس ہزاروں سال دنیا پہ حکمرانی کرنے والی یہ امت آج ایسے مسائل سے دوچار ہے جو انہیں پستی کے دہانے پر لے آئے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ امتِ مسلمہ اپنے مسائل کا بغور جائزہ لے کہ انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق جڑ سے اکھاڑ پھینکے اور دنیا میں پھر سے اپنا لوہا منوائے۔

2- دورِ قدیم میں مسلم امہ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عشقِ رسول اور جذبہ ایمانی نورِ قرآنی سے منور یہ امتِ مسلمہ کے عروج کے اس دور کی چند جھلکیاں ہیں جب دنیا فتح کرنا کا عزمِ مصمم ان کی آنکھوں میں جھلکتا دکھائی دیتا تھا جب عرب کے کتب خانوں کی فہرستیں پچیس جلدوں پہ

تیار ہوا کرتی تھیں جب اہلِ یورپ عربوں کی زبان بولنے پر فخر محسوس کیا کرتے تھے ، کاشتکاری کا فن ایشیا سے درآمد کیا جاتا تھا۔ صلیبی جنگوں کے دوران فرنگی مغربی اطبا پر بھروسہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اور جب یورپ کے افلاس کی یہ حالت تھی کہ دیہاتی بچوں کو فروخت کر کے اشیاء خورد و نوش عربوں سے خریدی جاتی تھیں ۔

یہ عروج زوال میں بدلا اور آج امتِ مسلمہ اُن مسائل میں گِر چکی ہے جو کبھی مغربی معاشروں کے مسائل ہوا کرتے تھے ۔

3. دورِ حاضر میں مسلمہ اُمہ کو درپیش مسائل

آج امتِ مسلمہ نہ صرف داخلی بلکہ خارجی مسائل کی ایسی دلدل میں قدم رکھ چکی ہے جو گزرتے ہوئے ہر لمحے کے ساتھ ایسے غلامی کی زنجیروں میں جکڑتی جا رہی ہے ذیل میں ان مسائل پر ایک نظر ڈالی گئی ہے ۔

1. داخلی مسائل / عالمِ اسلام کے داخلی مسائل

(1) عقلی فقدان و فکری جمود

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے مسائل ~~ذہنی نہیں~~ بلکہ شعوری ہیں۔ حصولِ تعلیم جیسے نبی پاکؐ نے فرض

قرار دیا تھا تھی

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے (حدیث)

اس حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے مسلم امہ نے عورتوں کو گھر کی چوکھٹ تک محدود کر دیا انہیں علم سے محروم کر دیا ان علم سے ناآشناؤں نے اپنی گود جسے اسلام نے پہلی درسگاہ قرار دیا تھا سے ایسی نااہل قوم اور حکمران کو جنم دیا جو عقلی فقدان اور فکری جمود کا شکار تھے یہی فکری جمود آج سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں مسلم امہ کو آگے ابھرنے نہیں دے رہا۔

(۲) بے لگام مادہ پرستی اور اخلاقی زبوں حالی

دو حالی ادوار کے خاتمے سے جہاں مسلمان علمی و عقلی میدان میں پیچھے رہ گئے وہیں اسی گھڑی دنیا کے کھیل تماشے اور پر تعیش طرز زندگی کی خواہش ان کے دل میں گھر کر گئے۔ اور اپنی ان نفسانی خواہشات کے حصول کی خاطر قتل و غارت، چوری و ڈاکہ زنی، ناپ تول میں کمی جیسے گناہوں میں ملوث ہو کر قرآن کے احکامات

ناپ تول میں کمی نہ کرو

جھوٹ بولنے والے پر خدا ... ہے۔

try to add the arabic of quranic verses as well.

تو پس پشت ڈال دیا

(۳) شخصی آزادیوں کے حوالے سے ناگفتہ بہ صورتحال

اپنی وادی کو ابتدا سے ہی پرصورت حصول کی خاطر جھوٹ، دھوکہ دہی، نا انصافی جیسے جرائم کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو سرِ عام چوراہوں پہ لٹکا کر حق رائے دہی کا قتل جیسے بنیادی حق کو چھین لیا گیا۔ اسی طرح کالم نگاروں کے اغواہ کی وارداتیں۔ میڈیا آرڈیننس میں ترامیم کے واقعات۔ بادشاہ وقت کے خلاف بیان پر سزائے موت کے احکامات اور علمی وادرہ کے میدان میں امت کو جدید طرز علم و فن سے محروم رکھنے کے انتظامات اُن کو اُن کے حق زندگی، حق رائے دہی اور حق علم پر وہ حملے ہوا ہیں جو قابل مذمت جیسے کہ مغرب جیسا ملک بھی قابل مذمت قرار دیتے ہیں

یہ زمین و آسمان تھا میرے لیے
لوح و قلم باغبان میرے لیے
اب نہ زندگی نہ رائے حق دہی
ایسی صورت ناگفتہ بہ۔ یا خدا!

(۴) وسائل کی کثرت اور ناقص انتظام

ـــ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

شخص پابندیوں میں جکڑی امت مسلمہ اپنی غلامانہ
زندگی کے خلاف آواز اٹھانے کی جرات نہیں کرتی
اور وہ اہل حکمران اس امت کے قدرتی وسائل
کو پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ سب سے بڑا المیہ یہ
ہے کہ حکمران ایسی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں جو محض
انھیں کی جیبیں بھرنے کے لیے ہوں۔ آج مسلمانوں
کی آبادی سوا ارب کے قریب ہے دنیا کا ہر پانچواں شخص
مسلمان ہے لیکن آبادی کے اس ذخیرے کو علم سے
محروم رکھ کر کوڑیوں کے داموں مزدور بنا کر مغرب
کے ہاتھوں فروخت کیا جا رہا ہے۔

2- عالم اسلام کے خارجی مسائل

(1) مغربی تہذیبی یلغار

تجارت کی غرض سے مسلم ممالک کے ذخائر تک رسائی حاصل
کرنے کے لیے مسلم ممالک میں داخل ہونے والے مغربی ممالک
اپنی تہذیب و ثقافت کو دنیا پر بالعموم اور مسلم دنیا
پر بالخصوص مسلط کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ آج
ہر مسلم گھر میں مغربی تہذیب کے کچھ شاہکار تو
ضرور مل جائیں گے جیسے شاعر مشرق یوں بیان کرتے ہیں

ترے صوفے ہیں افرنگی،
ترے قالین ایرانی

(۲) مسلمانوں کو داخلی طور پر منتشر کرنے کی کوشش

مغرب تجارت کے ذریعے اپنی تہذیب کو مشرق میں پھیلا کر مشرقی امت مسلمہ کی زمین پر اپنی جڑیں گاڑ رہا تھا ہے آج مغرب کی ایسی ایجنسیاں مسلم ممالک میں کام کر رہی ہیں تو سودی قرض کے شکنجے میں جکڑ کر مسلم دنیا کو غیر مستحکم رکھنے کے لیے سب دروازے ایک کیے ہوئے ہیں۔

(۳) انفارمیشن ٹیکنالوجی اور معاشی جنگ

جدت کے اس دور میں جہاں مسلمان عقلی فقدان اور فکری جمود کے ساتھ ساتھ سودی قرض لے کر اپنی معیشت کو تباہ کر چکے ہیں وہیں مغرب ٹیکنالوجی کے میدان میں اس قدر آگے نکل چکا ہے کہ آج امت مسلمہ اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور ~~مجبوراً~~ مغربی ممالک سے اشیاء خورد و نوش درآمد کرنے پہ مجبور ہے

(۴) مغرب کے عدل و انصاف کے دوہرے معیار

یہی طرزِ زندگی مسلم ممالک کو مغرب کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیے ہوئے ہیں نتیجتاً ~~کئی~~ مسلم ملک مغرب کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور یہی وجہ ہے کہ جب مشرقی

تیمور میں تحریک آزادی چلی تو علیحدہ ریاست تشکیل دے دی جاتی ہے
کیونکہ اس سے ایک مسلمان ریاست کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں اور
ایک عیسائی ریاست وجود میں آتی ہے جبکہ یہی تحریک کشمیر
میں ہو تو مغرب کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان دوہرے
معیارات کی وجہ سے بہت سارے مسائل نے جنم لیا ہے

۵- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان مسائل کا حل

(۱) شعوری بیداری بذریعہ حصول علم

امت مسلمہ ایک ایسی امت ہے جسکی ابتدا علم سے ہے
اور جسکی انتہا بھی علم پر ہے پہلی وحی کی میں **اقراء**
سے ابتداء اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ علم
کے بنا یہ امت اپنا وجود کھو دے گی۔ **نبی ﷺ کا معلم بن کر**
تشریف لانا اس مسلمانوں پر علم کا حصول کو فرض
کرنا بے معنی نہ تھا۔ مسلم دنیا کی 500 بہترین یونیورسٹیاں
بھی آج تعمیر نہیں کر سکی جبکہ مغرب کے صرف ایک ملک امریکہ
میں 5000 سے زائد تعمیر کی جا چکی ہیں مسلمانوں کو ہوش کے ناخن
دلوانے کے لیے کافی ہیں۔ اس مقصد کیلئے تمام مسلم دنیا ایک فنڈ
تشکیل دے سکتی ہے جہاں یونیورسٹیوں کیلئے رقوم جمع کی جائیں۔

(۲) معیشت / اسلامی معیشت کا قیام

اسی طرح مسلمان سودی جیسے قرض سے نجات پانا ہے

اسلامی بنکاری کو اسکی اصل روح میں اپنے معاشرے میں نافذ کریں۔ کیونکہ سود کی مما واضح الفاظ میں ممانعت قرآن میں موجود ہے۔

"اے ایمان والو! سود دوگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ"

(آل عمران: 130)

(۳) اسلامی معاشرے کا قیام

مسلمانوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کا سامان مہیا کرنے اور معاشرے کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے بعد معاشرے میں اخلاقیات کی بہتری کے لیے کام کیا جائے۔ مساجد کو بھی آباد کیا جائے۔ علماء حضرات جمعوں پر پوری قوم کو اکٹھا کرنے کا سامان درس دیں وہ بتائیں کہ **باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے افضل ہے**۔ اسی طرح مغربی تہذیبی یلغار کا خاتمہ کرنے کے لیے انٹرنیٹ پر غیر اخلاقی مواد پر پابندی کی مانیٹری کی جائے۔ اقلیتوں کو برابری کے حقوق دیے جائیں۔ انتہا پسندی کو ختم کرنے کے لیے قرآن کی تعلیم دی جائے۔

(۴) مضبوط نظام عدل

کے حل

اسی طرح مسلمانوں کو درپیش مسائل کے لیے مغربی اداروں سے انصاف کی بھیک مانگنے کی بجائے عالمی عدالت انصاف کی طرز پر اسلامی عدالت انصاف بنایا جائے اور حضرت عمرؓ کی عدالت عام کی طرح سعودیہ حج پر آنے والے عازمین کو یہ رعایت دی جائے کہ سعودیہ جیسے عدالت اعلیٰ کا درجہ دیا جائے کہ ادارہ انصاف میں اپنی روداد پیش کر سکے۔

۵- خلاصہ بحث

امت مسلمہ جو انبیاء کے بعد دین کی سربلندی کا بیڑا اپنے سر اٹھائے ہوئے ہے آج داخلی اور خارجی مسائل کا شکار ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق ان مسائل کو حل کرتے ہوئے ایسے ایسی مثال قائم کرنا

good structure, arguments and length.

paper presentation can be slightly made better.

keep practicing for improvement.

12/20